

## صاف پانی

اکیسویں صدی کا سب سے اہم مسئلہ

مبارک حسین مصباحی

**اب** تک زن، زر، زمین کے نام پر جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ کپڑا اور مکان بھی انسانی دنیا کی اولین ترجیح رہی ہے۔ مگر اکیسویں صدی عیسوی کا سب سے حساس مسئلہ پانی ہو گا۔ گلوبل وارمنگ کا یہ خدشہ اب یقین کی منزل میں پہنچنا چاہتا ہے کہ اکیسویں صدی کی عالمی جنگ اگر ہوئی تو صاف پانی کے مسئلہ پر ہوگی۔ درجہ حرارت میں اضافہ اور کاربن کے اخراج کے بڑھنے سے عالم انسانیت کا کارواں خطرے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ انڈین قومی کمیونی کیشن نے فضائی جس تہازت کے اثرات سے متعلق ابتدائی تجربہ ۲۰۰۴ء میں موسمیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ فریم ورک کنونشن کو پیش کیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اکیسویں صدی میں بارش کی مقدار اور حرارت میں اضافہ ہو گا۔ رپورٹ مختلف دریاؤں میں بہتے پانی کی کمی، خشکی اور ملک کے مختلف حصوں میں سیلاب کے اضافے کی نشان دہی کرتی ہے۔ بین الاقوامی پینل جو سائنس دانوں اور ماہرین پر مشتمل ہے نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ۱۹۸۵ء سے لے کر کل زمینی سطح کی حرارت کے آلات و اوزار کے ریکارڈ میں گزشتہ بارہ سال میں سے ۱۱ سال سب سے زیادہ گرمی کے سال دیکھے گئے ہیں۔ اس رپورٹ میں ہندوستان کے تعلق سے کسی خاص خدشے کی نشان دہی نہیں کی گئی ہے۔ لیکن ماہرین نے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ عالمی موسم کی تبدیلی اور ضرر رسانی سے پانی کی قلت والے علاقوں میں پانی کی کمی میں زیادہ شدت پیدا ہوگی۔

۱۲ جنوری کو اسلام آباد میں ہونے والی ایک کانفرنس میں ڈاکٹر راجندر کمار پاجوری (جو آئی۔ پی۔ سی۔ سی۔ کے چیرمین بھی ہیں اور امریکہ کے سابق وائس پریسیڈنٹ الگور کے ساتھ امن کا نوبل انعام حاصل کر چکے ہیں) نے کہا کہ پاکستان اس وقت بڑی تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے، پاکستان میں پانی کے مسائل اس وقت بھی گہیر ہیں لیکن مستقبل میں پانی کا حصول دشوار سے دشوار تر ہو جائے گا۔ صرف یہی نہیں بلکہ آب و ہوا کی تبدیلی سے سمندری پٹی پر واقع علاقے زیر آب آجائیں گے۔

اس وقت ہندوستان میں بھی پانی کی قلت کا سخت مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ کم پانی والے علاقوں میں بحرانی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ بلکہ بہت سے علاقوں میں زیر زمین پانی میں زہریلے اثرات پیدا ہو گئے ہیں۔ وزارت آبی وسائل کی ایک رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اتر پردیش سمیت ملک کی بیش تر ریاستوں میں زیر زمین موجود پانی میں زہریلے کیمیکلز موجود ہیں جن کے سبب یہ پانی پینے کے لائق نہیں رہا ہے اور صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق اندھا دھند صنعت کاری اور شہروں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے سبب حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں اور اگر جلد ہی اس سلسلے میں سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی تو وہ دن دور نہیں جب عوام کو پینے کے لائق صاف پانی بھی نہیں مل پائے گا۔ پانی میں گھلتے ہوئے زہر کے تعلق سے وزارت آبی وسائل نے جو رپورٹ دی ہے وہ ان تمام خدشات کی بڑی حد تک تصدیق کرتی ہے جو اس سے قبل مختلف سرکاری وغیرہ سرکاری تنظیموں، اداروں اور ماہرین کی طرف سے ظاہر کیے جاتے رہے ہیں۔

۱۹۷۰ء میں اس وقت کے امریکی سینیٹر گیلارڈ نیلسن نے امریکہ میں ہر برس ۲۲ اپریل کو ارتھ ڈے منانے کا آغاز کیا تھا۔ یہ سلسلہ دوسرے ملکوں میں بھی بڑھتا رہا اور آج دنیا کے ۱۷۵ ملکوں میں یوم ارض منایا جاتا ہے۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ شیلادیکشت نے یوم ارض کے موقع پر اپنی ایک تحریر میں بڑی اچھی بات کہی: ”ہم دھرتی ماں کے ساتھ من مانی کرنا چاہتی جلدی ہو سکے بند کر دیں ہم سب کی بھلائی اسی میں ہے۔“ بلا شبہ سچائی یہی ہے کہ آج پوری دنیا گلوبل وارمنگ کے جس سنگین مسئلے سے دوچار ہے، یہ مسئلہ خود انسان ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اس کا اندازہ آپ

گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں اضافے سے متعلق اعداد و شمار سے بھی لگا سکتے ہیں۔ ہم نے ٹرانس پورٹ، صنعت کاری، زراعت اور نئی عمارتوں کی تعمیر میں، برق رفتاری کی دوڑ میں انسانی زندگی کا سکون غارت کر کے رکھ دیا ہے۔ عہدِ حاضر کا انسان اپنے ہی ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان تیار کر رہا ہے۔ یہ قرآن کریم کی اس فکر کے عین مخالف ہے:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ. (البقرة: ۱۹۰)

ملک کے مختلف علاقوں میں پانی کے لیے ہابا کار مچی ہوئی ہے۔ پانی کی قلت کا جو مسئلہ شمالی ہندوستان میں درپیش ہے، اب وہی صورت حال جنوبی ہند کی ریاست کرناٹک میں بھی پیدا ہو گئی ہے۔ کرناٹک کے ۱۷۸ میں سے ۱۲۴ بلاک ڈارک زون کی گرفت میں آچکے ہیں اور ۲۹ میں سے ۱۹ اضلاع میں پانی کی قلت نے بہت نازک صورت حال اختیار کر لی ہے۔ جیسے جیسے گرمی کی شدت بڑھ رہی ہے پانی کی سطح بھی نیچے جا رہی ہے۔ انسانوں کے ساتھ چرند پرند بھی بے حال ہو رہے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی فراوانی ہوتی ہے تو حضرت انسان اس کی قدر و قیمت نہیں سمجھتا لیکن جب وہ دائرہ تنگ فرما دیتا ہے تو ہر طرف اضطراب اور بے چینی شروع ہو جاتی ہے اور اس کی نعمت کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔ پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ پانی ہی سے اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو وجود بخشا اور پانی ہی کے ذریعہ کاروانِ حیات رواں دواں رہتا ہے۔ پانی کی قلت صرف ایک پانی کا مسئلہ نہیں بلکہ پانی کی کمی سے پورا کاروانِ حیات دم توڑنے لگتا ہے۔ قرآن عظیم نے پانی کی اہمیت کا فلسفہ اس وقت دنیا کے سامنے پیش کیا تھا جب موجودہ سائنسی تجربات کا وجود نہیں تھا۔ ماہرین آج دنیا کو پانی کے متوازن خرچ کا مشورہ دے رہے ہیں۔ لیکن پیغمبر اسلام ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے پانی کے اسراف پر تنقید فرمائی تھی۔ حیات و کائنات میں پانی کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن عظیم فرماتا ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ. (الانبیاء: ۳۰ / ۱۷) ترجمہ: اور ہم نے ہر جان دار چیز پانی سے بنائی۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر قرآن کا ارشادِ ناطق ہے:

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ. (النور: ۴۵ / ۱۸) ترجمہ: اور اللہ نے زمین پر چلنے والے ہر جان دار کو پانی سے پیدا کیا۔

یہ فرحت بخش اور شیریں پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ وہ جب چاہے اسے کھاری کر دے اور جب چاہے ابلتے چشمے خشک کر دے۔ قرآن عظیم ہماری ناشکری اور حق ناشناسی کے پندار پر ضرب کاری لگاتا ہوا ارشاد فرماتا ہے:

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ. أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ. لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ. (الواقعة: ۵۶ / ۷۰)

تو جھلاتا تو وہ پانی جو پیتے ہو، کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے، ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں، پھر کیوں نہیں شکر کرتے۔ پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، ہر جان دار اور بے جان کا انحصار اور مدار پانی پر ہے، جس وقت کچھ نہیں تھا اس وقت بھی پانی تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَكَانَ عَرَشُهُ عَلَى الْمَاءِ. (سورہ ہود: ۷ / ۱۱) ترجمہ: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

پانی کے بغیر زندگی کا تصور ہی ممکن نہیں۔ انسانی جسم کا دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ ایک عام انسان کے جسم میں ۵۵ لیٹر سے لے کر ۵۰ لیٹر تک پانی ہوتا ہے۔ صرف دماغ کا ۸۵ فی صد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ انفیکشن سے لڑنے والے محافظ خلیے خون میں سفر کرتے ہیں، خون بذاتِ خود ۸۳ فی صد پانی ہے، جسم کے ہر خلیے میں موجود پانی سے جسم کے تمام نظام چلتے ہیں۔

موجودہ سائنسی تحقیق یہ ہے کہ جسم میں پانی کی کمی سے خون گاڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کے بہاؤ میں رکاوٹ آنے لگتی ہے۔ اور پورے جسم تک خون پہنچانے کیلئے دل کو زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کی صورت میں جسم میں پانی کی کمی ہونے سے خون کی نالیوں تنگ ہونا شروع ہوتی ہیں۔ اس سے بھی دل کو زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ “امریکی ریاست کولمبیا کی یونیورسٹی آف سائٹھ کورولین سے وابستہ ڈاکٹر مارک ڈبوس کا کہنا ہے۔ کہ “ہماری پیشتر تکالیف کا تعلق ناکافی غذا کے بجائے ناکافی پانی پینے سے ہے۔” کیلیفورنیا کی لومالڈیو نیورسٹی کے شعبہ تحقیق کی سربراہ ڈاکٹر جیکو لین نے کہا ہے کہ حسب ضرورت پانی نہ پینا دل کیلئے اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کہ تمباکو نوشی۔ جو افراد پانی کی جگہ مشروبات، چائے، کافی استعمال کرتے ہیں ان میں بھی دل کے دورے پڑنے کے خطرات دو گنا ہوتے ہیں۔

آب کو پانی کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ کسی قدر ہو گیا ہو گا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ انسانی دنیا اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرے، اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرے اور پانی کے بے جا اسراف سے بچے، ہماری عام روش یہ ہے کہ جب پانی وافر مقدار میں میسر آتا ہے تو ہم اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اچھے اور صاف ستھرے پانی کو گندہ کر کے بے مصرف بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بارش کی شکل میں جو پانی برساتا ہے، ہم اس کا بڑا حصہ ضائع کر دیتے ہیں اور جب پانی کی قلت کا مسئلہ کھڑا ہوتا ہے تو سر پکڑ کر روتے ہیں۔ پانی کا انتظام صرف حکومتوں ہی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہماری انسانی اور اخلاقی ذمہ داری بھی ہے کہ اس عظیم نعمت الہی کی قدر کریں اور اس کا ضرورت بھر استعمال کریں۔ کائنات انسانی میں صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے چھٹی صدی عیسوی میں پانی کے بے جا استعمال پر قدر غن لگایا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ سے مروی ہے: عن ابن عمر قال ہای رسول اللہ ﷺ مرجلاً یقو ضاً فقال لا تسرف لا تسرف (ابن ماجہ، ج: ۲، ص: ۱۵) نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا، فضول خرچی مت کرو، فضول خرچی مت کرو۔

ایک اور روایت آقا علیہ السلام سے مروی ہے: عن عبد اللہ بن عمر أن رسول اللہ ﷺ مرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا السَّرَفُ فَقَالَ آفَى الْوَضُوءِ إِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ۔ (ابن ماجہ، ج: ۲، ص: ۱۶)

حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی کہ سرکار علیہ السلام سعد کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا، یہ فضول خرچی کیا ہے۔ سعد نے عرض کیا، کیا وضو میں فضول خرچی ہے؟ فرمایا، ہاں! اگرچہ تم بہت نہر کے کنارے پر ہی کیوں نہ ہو۔ وضو جو قرب الہی کا ذریعہ اور نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے، اسلام نے اس میں بھی پانی کے بے جا استعمال سے باز رکھا ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام بلاشبہ عالم انسانیت کا عظیم مذہب ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے صحیح استعمال کا قانون بھی ہے اور حقوق انسانی کی بھرپور پاس داری بھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں پانی کے بے قدر ضرورت استعمال کی اہمیت کو عام کریں۔ ہمیں چاہیے کہ بے مقصد پانی کے نل کو کھلانہ رکھیں، کوئی ٹوٹی ٹپکتی ہو تو اسے صحیح کرائیں، برتن اور کپڑے دھونے کے لیے بڑے برتن کا استعمال کریں۔ ٹنکی کے نیچے برتن اور کپڑے دھونے سے پانی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اسی طرح نہانے کے لیے بالٹی کا استعمال کریں۔ عام طور پر شاور کے استعمال سے پانی زیادہ ضائع ہوتا ہے۔ مسجدوں میں پہلے وضو کے لیے لوٹے استعمال ہوتے تھے، پر اب عام طور پر ٹوٹی سے وضو کرتے ہیں اس سے بھی پانی کا بے جا استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ وضو میں پانی کے اسراف سے تعلق آپ حدیث پڑھ چکے ہیں۔ مسجدوں میں وضو کے لیے حسب سابق نظام کو دوبارہ زندہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

کاشت کاری اور کھیتی باڑی کے لیے بارش کے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے بلکہ بعض علاقوں میں پینے کے لیے بھی بارش کے پانی پر انحصار کیا جاتا ہے۔ مگر اکثر تیز اور زیادہ بارش کا ۵۰ فی صد حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ حکومتوں کو چاہیے کہ بڑے پیمانے پر چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جہاں بارش کے پانی کو اسٹور کیا جاسکے، پہاڑوں سے بہہ کر آنے والے پانی کی حفاظت بھی کرنا چاہیے۔ یہ ذمہ داری صرف حکومت ہی کی نہیں ہے بلکہ عام لوگوں اور کاشت کاروں کو چاہیے کہ اپنی زمینوں پر حوض بنائیں یا بڑے بڑے منکے کاشت کی زمینوں میں گاڑ لیں۔ بارش کا یہ محفوظ پانی سیرابی میں بھی معاون ہو گا اور پانی کی کمی خود بخود بھی زمین میں شامل ہوتی رہے گی۔

اسلام نے پانی کی قدر و قیمت کے ساتھ اس کی پاکیزگی پر بھی بہت زور دیا ہے۔ آج میڈیکل سائنس نے صاف پانی کی اہمیت کو محسوس کر لیا ہے تو دنیا گندے پانی کے استعمال کو موت تصور کر رہی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں روزانہ ایک لاکھ پچیس ہزار افراد گدے پانی سے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ اسلام نے زندگی کے معمولات میں صاف اور پاک پانی کے استعمال کو ضروری قرار دیا ہے، جس طرح پینے کے لیے صاف پانی ضروری ہے، اسی طرح نہانے، دھونے اور پانی کے دیگر استعمالات میں بھی پاک اور صاف پانی کا استعمال ضروری ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ کولرو وغیرہ میں پاک اور صاف پانی کا اہتمام نہیں کرتے حالاں کہ کولر سے ہوا کے دوش پر پانی کا ترش بھی ہوتا ہے جو کپڑوں اور جسموں پر پڑتا ہے اور غیر شعوری طور پر یہ مقدار کافی ہو جاتی ہے، جس سے کپڑے اور جسم ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اسلام نے جہاں پاک پانی کے استعمال پر زور دیا ہے، اسی کے ساتھ اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ پانی کو ہر ممکن حد تک ناپاک اور گندہ ہونے سے بچایا جائے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری . (بخاری، ج:.....، ص: ۳۷) تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے نہ بہنے والے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔

امام نسائی روایت فرماتے ہیں: عن ابی ہریرۃ ان النبی ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ وَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي وَضْوءِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ . (سنن نسائی، ج: ۱، ص: ۴)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ سرکارِ عالم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بے دار ہو تو جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار نہ دھو لے وضو کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے، کیوں کہ تم میں سے کسی شخص کو یہ پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

پاکیزگی پاک پروردگار کی محبوبیت کا ذریعہ بھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ . (سورہ بقرہ: آیت ۲۲۲) بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور بہت پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

میڈیکل سائنس کی تحقیق کے مطابق صاف پانی کے استعمال سے اسہال، معدے اور آنتوں کی خرابی سمیت دیگر کئی جراثیمی بیماریوں سے ۵۰ فیصد تک بچاؤ ممکن ہے۔ اس کے علاوہ صاف پانی انسانی ذہنی و جسمانی نشوونما میں کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ بچوں کو دودھ اور پھلوں کے رس کے بجائے صاف پانی زیادہ مقدار میں پلانا چاہیے۔ کیونکہ اس سے جسم میں موجود اضافی نمک خارج ہونے میں مدد ملتی ہے۔

اسی کے ضمن میں ہم یہ بتادینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ انسانی زندگی میں جس طرح صاف پانی کی اہمیت ہے اسی طرح پانی پینے کے صحیح طریقے استعمال کرنے سے بھی بہت سی بیماریوں سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔ پانی پینے کے اسلامی طریقے سے موجودہ سائنس نے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ پانی بیٹھ کر پینا چاہیے، اس سے ضرورت کے مطابق پانی جسم میں جاتا ہے، جب کہ کھڑے ہو کر پانی پینے سے ضرورت سے زائد پانی جسم میں جاتا ہے جو استسقا کا سبب ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اس سے معدے اور جگر کی بیماریاں لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اسی طرح تین سانس میں ٹھہر ٹھہر کر پانی پینا بھی مسنون ہے۔ حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح تین سانس لیا کرتے تھے۔ ایک سانس میں کھڑے ہو کر پانی پینے سے سانس کی نالی میں پانی جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔

اب ہم پانی کے تعلق سے اپنی آخری اور انتہائی اہم بات گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ آج جب کہ بہت سے ملکوں اور خاک ہند کے بہت سے علاقوں میں پانی کے لیے ہلکا سا بچہ ہوئی ہے۔ ان حالات میں جن حضرات کی دسترس میں پانی ہوا انھیں پیاسوں کو پانی دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ ٹلو پلوپ لگا کر سپلائی کا پانی کھینچ لیتے ہیں یا اپنا ذاتی پلوپ لگا کر اپنے ٹنک بھرے رہتے ہیں اور غریب ایک ایک قطرے کے لیے ترستا رہتا ہے۔ انھیں چاہیے کہ ضرورت مند حضرات کو پانی دینے سے اجتناب نہ کریں۔ اسلام میں پیاسوں کو پانی پلانا انتہائی اہم صدقہ، کارِ ثواب اور ذریعہ نجات ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے کسی بھی جان دار کو پانی نہ دینے سے منع کیا ہے جب تک کہ پانی کی کمی اپنے لیے ضرر رساں نہ ہو جائے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صدقۃ الماء من موجبات الجنة . ترجمہ: پانی کا صدقہ کرنا جنت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔

جب انسان خدائی راستوں سے بھٹکتا ہے اور اپنے خالق و رازق کی نافرمانی کرتا ہے تو پانی اس کے لیے وبال جان بن جاتا ہے یہی پانی سیلاب اور شدید بارش کی شکل میں عذاب الہی بھی بن جاتا ہے۔ پانی عذابِ جہنم کی ایک قسم بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ . (سورہ محمد، آیت: ۱۵)

اور انھیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اسلام اور عصر حاضر کی روشنی میں پانی کی ضرورت و اہمیت اور اس کے صحیح طریقہ استعمال کے حوالے سے یہ ایک مختصر سی تحریر ہے۔ ہماری دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم اسلامی اصولوں اور شرعی تقاضوں سے خود بھی واقف ہوں اور اسلام کا یہ رحمت بھرا پیغام دنیا کے ہر انسان تک پہنچائیں تاکہ دنیا کی سوئیں صدی کے چیلنجز کا صحیح حل تلاش کر سکے۔

☆☆☆